مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ مارچ ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی بوجہ سر درد ناساز ہے ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت بھی علیل ہے ۔ میاں انس احمد صاحب اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو بھی ابھی تک نزلہ و بخار کی شکایت ہے ۔ احباب سب کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال بی ۔ اے کا امتحان دینا ہے ۔ احباب ان کی اعلےٰ کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں ۔

جامعۂ احمدیہ کے درجۂ اُولےٰ کے طلبار کا امتحان ۲۵ مارچ سے شروع ہونے والا ہے ۔ وہ احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

والدین کی خدمت کا بہت بڑا ثواب

آیت کریمہ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا :۔ " اس آیت میں مسکین سے مُراد والدین بھی ہیں ۔ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں ۔ اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے ۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے ۔ اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے ۔ اور کچھ نہیں کر سکتی ۔ اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرے ۔ تو وہ گویا یتیم ہی ہے ۔ پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصُول پر کرے ۔ تو ثواب ہوگا ۔ اور بیوی اسیر کی طرح ہے ۔ اگر یہ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل نہ کرے ۔ تو وہ ایسا قیدی ہے ۔ جس کی کوئی خبر لینے والا نہیں ۔

بیوی اور اولاد کی غرض

" اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو ۔ کہ وہ دین کی خادم ہو ۔ اسی طرح بیوی کرے ۔ تاکہ اس سے کثرت سے اولاد پیدا ہو ۔ اور اولاد دین کی سچی خدمت گزار ہو ۔ اور نیز جذباتِ نفس سے محفوظ رہے "

اعلائے کلمۂ اسلام کی تڑپ

" انسان اگر اولاد کی خواہش کرے ۔ تو اس نیت سے . . . . کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے ۔ جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو ۔ جب ایسی پاک خواہش ہو ۔ تو اللہ تعالےٰ قادر ہے ۔ کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے ۔ مگر میں دیکھتا ہوں ۔ کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی ۔ کہ ہمارا باغ ہے ۔ یا اور ملک ہے ۔ وہ اس کا وارث ہو ۔ اور کوئی شریک اس کو نہ لے جائے ۔ مگر وہ اتنا نہیں سوچتے ۔ کہ کم بخت جب تو مرے گا ۔ تو تیرے لئے دوست ، دشمن اپنے ۔ بیگانے سب برابر ہیں ۔ میں نے بہت سے لوگ ایسے دیکھے اور کہتے سُنے ہیں ۔ کہ دُعا کرو ۔ کہ اولاد ہو جائے ۔ جو اس جائداد کی وارث ہو ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ مرنے کے بعد کوئی شریک لے جائے ۔ اولاد ہو جائے ۔ خواہ وہ بدمعاش ہی ہو "

عورتوں سے سلوک

" خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے ۔ کہ بیویوں سے نیک سلوک کرو ۔ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ لیکن اگر انسان محض اپنے ذاتی اور نفسانی اغراض کی بنا پر وہ سلوک کرتا ہے ۔ تو فضول ہے ۔ اور وہی سلوک اگر اس حکم الہٰی کے واسطے ہے ۔ تو موجب برکات ہے "

(الحکم نمبر ۔ جلد ۔ صٓ ۔ مورخہ ۱۰ ۔ مارچ ۱۹۰۴ء)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منگو دولت رام۔ ولد چوہدری رام۔ ذات ککڑ۔ سکنہ قاسمیاں۔ تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ بورڈ بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۲۴/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۱۳/۳/۳۹

(دستخط) خان صاحب میاں نورالدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک شیر ولد عمر بخش ذات راجپوت۔ سکنہ چک ۶۱ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۸/۵/۳۹ مقرر کیا ہے لہٰذا جائے مذکور یہ سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۲/۳/۳۹

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ فضل دین ولد علی محمد ذات ارائیں سکنہ چک ۱۸۱ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۰/۵/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور یہ سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ

(بورڈ کی مہر)

اطلاع نامہ حاضری زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء ایکٹ کمپنی ہائے ہند

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۱۲ آف ۱۹۳۹ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ آف ۱۹۱۳ء اور دی ابوہر ٹاکیز لمیٹڈ ابوہر

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ لالہ امیر چند مینجنگ ڈائرکٹر دی ابوہر ٹاکیز لمیٹڈ حصہ دار کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے منسوخی کاروبار کمپنی مذکور ۱۷ جنوری ۱۹۳۹ء کو عدالت ہذا میں گذارنی ہے۔ اور از انجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور

۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء

کو عدالت ہذا میں برائے سماعت پیش ہو۔ لہٰذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند ۷ آف ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے تو وہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں

۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء

کو ۱۰ بجے قبل دوپہر اصالتاً یا بذریعہ ایڈوکیٹ جسے باقاعدہ اختیار دیا گیا ہو پیش ہو۔

نیز اس امر کی مزید اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ بعدالت ہذا منجانب حصہ دار مذکورہ بالا کی نقل لینا چاہے تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اور اس کی مقررہ فیس کی ادائیگی کے بعد مہیا کی جائے گی

آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا جاری کیا گیا۔

(دستخط) کے۔سی۔ویب صاحب بہادر ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

قادیان میں ایک نئی منڈی کی تجویز

نیلام بوقت ڈھائی بجے دن کے بروز سوموار بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء

نقشہ دو کانات سٹور احمدیہ قادیان

شمال

بازار

چوک محلہ دار الرحمت

مغرب

بازار

مشرق
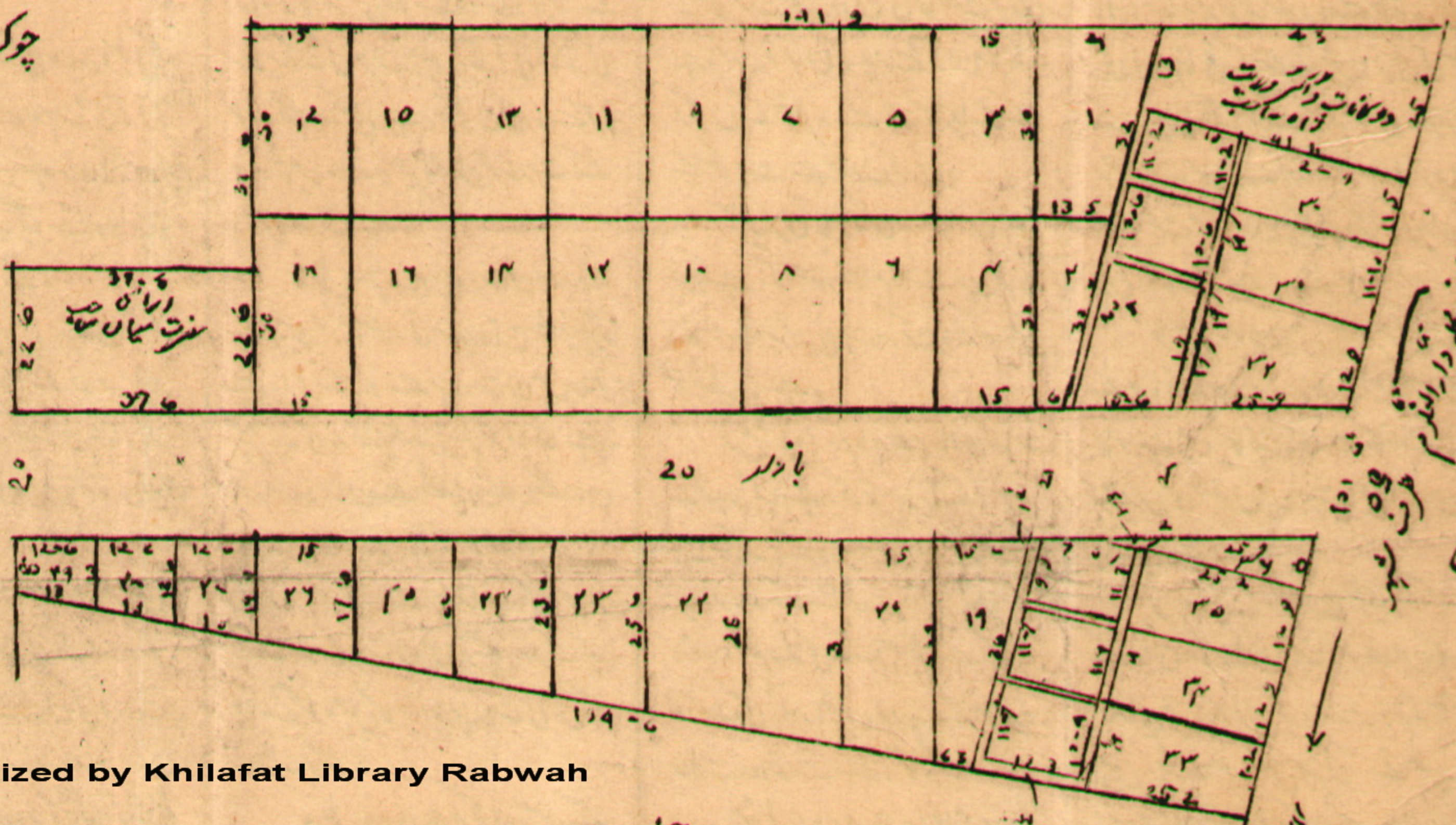
جنوب

احمدیہ سٹور قادیان کی ملکیت ایک بڑی جائیداد یعنی دوکانات اور مکانات وغیرہ جو ریتی چھلہ کے مغربی جانب قادیان کے پرانے بازار کے تسلسل میں واقع شدہ ہیں) مع دیگر اشیاء مثل سیف۔ الماریاں۔ میز۔ کرسیاں۔ بانے۔ ملبہ مکانات وغیرہ مندرجہ بالا تاریخ پر نیلام کی جائیگی۔ نقشہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل مجوزہ ۳۶ دوکانوں میں سے ۵-۶ دوکانیں موجودہ حالت میں فروخت کی جائیں گی۔ اور باقی سفید زمین کی شکل میں۔ گویا اسطرح ایک نئی منڈی قصبہ کے اندر تجویز کی گئی ہے جس سے اس جائیداد کی شان اور قیمت اور بھی بڑھ جائے گی۔

احمدی دوست جو اس جائیداد کو خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وقت مقررہ پر موقع پر تشریف لا کر بولی دیں۔ جن صاحب کے نام نیلام موقعہ پر ختم ہوگا۔ ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کل رقم بولی کا پانچ فیصدی اسی وقت باخذ رسید ادا کر دیں۔ جو بیعانہ تصور ہوگا۔ باقی رقم تین چار روز کے اندر اندر روبروئے سب رجسٹرار بٹالہ ادا کر کے رجسٹری کرانی ہوگی۔ خرچ دستاویز و رجسٹری ہر قسم بذمہ خریدار ہوگا۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر اندر حسب بالا رجسٹری نہ کرائے۔ تو رقم بیعانہ ضبط ہو جائے گی۔ اور نیلام متعلقہ منسوخ قرار دیا جائیگا۔

شیخ فضل احمد مینیجر احمدیہ سٹور قادیان

دہلی ۲۰ مارچ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ملٹری سکرٹری نے کہا۔ کہ نومبر ۱۹۳۸ء سے جنوری ۱۹۳۹ء تک وزیرستان کی شورش میں ۳۰۹ آدمی ہلاک اور نو سو زخمی ہوئے۔

دہلی ۲۰ مارچ مرکزی اسمبلی میں وزیر مواصلات نے بتایا کہ ایسٹ انڈین ریلوے کے جنرل منیجر کی اسامی اگلے ماہ خالی ہو رہی ہے۔ اور اب اس پر ایک ہندوستانی کو لگایا جائے گا۔ اسی طرح نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بھی موقعہ آنے پر ہندوستانی کو ہی لگایا جائے گا۔

کراچی ۲۰ مارچ سندھ اسمبلی کی ہندو پارٹی وزارت سے ادم منڈلی کو توڑنے کا مطالبہ بدستور کر رہی ہے۔ اور اگر ۲۵ مارچ تک یہ مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ تو دونوں ہندو وزیر مستعفی ہو جائیں گے۔

بیت المقدس ۲۰ مارچ فلسطین کے متعلق برطانوی تجاویز کے خلاف بطور احتجاج یہودیوں نے ۲۴ گھنٹہ کی ہڑتال کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جو فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔

کیپ ٹاؤن ۲۰ مارچ جرمن نمائندہ نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو لکھا ہے۔ کہ جرمن باشندوں کی مہاجرت پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ وہ سراسر غیر منصفانہ ہیں۔ اور اگر انہیں دور نہ کیا گیا۔ تو نتائج کی ذمہ واری افریقن گورنمنٹ پر ہوگی۔ اس واقعہ نے ہیجان پیدا کر دیا ہے۔

برگو ۲۰ مارچ حکومت فرانکو کے وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم مفاہمانہ صلح کے خواہاں ہیں۔ اور اب جنرل فرانکو صلح کی گفت و شنید شروع کر دیں گے۔

لکھنؤ ۲۰ مارچ۔ تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ تحریک مدح صحابہ کے سلسلہ میں عنقریب کوئی سمجھوتہ ہونے والا ہے۔ اسمبلی کے مسلم ممبروں نے اس تحریک کے سلسلہ میں گرفتار شدہ لیڈروں سے جیل میں ملاقات کی ہے۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ ڈسٹرکٹ کسان کانفرنس نے ۲۳ مارچ کو پنجاب اسمبلی کے سامنے ایک پبلک مظاہرہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جس کے انسداد کے لئے حکومت نے ایوان سے ایک میل کے اندر اندر اجتماع کی ممانعت کے احکام جاری کر دئے ہیں اور اس تحریک کے ایک لیڈر کو اس کے گاؤں میں نظر بند کر دیا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

مدراس ۲۰ مارچ اسمبلی میں حزب مخالف کے ایک ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرسی حکومت تائید و حمایت کے لئے پبلک کی طرف نہیں۔ بلکہ ہائی کمانڈ کی طرف نگاہ رکھتی ہے۔ لوگوں کی اسے کوئی پرواہ نہیں۔ اور یہ چیز اصول جمہوریت کے بالکل خلاف ہے۔

دہلی ۲۰ مارچ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین مجوزہ تجارتی معاہدہ آج شائع ہو گیا ہے۔ اس کے رو سے ہندوستان میں برطانوی کپڑے کی درآمد پر محصول کم کر دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان سے انگلستان اور انگلستان سے ہندوستان میں مال کی برآمد کی مقدار مقرر کر دی گئی ہے۔ برطانیہ کے اس مال کے ساتھ ہندوستان میں ترجیحی سلوک کیا جائے گا۔ جس کا مقابلہ ہندوستانی مال کے ساتھ نہ ہوگا۔

دہلی ۲۰ مارچ مرکزی اسمبلی کے دفاتر ۲۲ اپریل کو یہاں بند ہو کر ۲۴ کو شملہ میں کھلیں گے۔

کلکتہ ۲۰ مارچ بنگال اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ہوم منسٹر نے کہا۔ کہ جو نظر بند رہا کئے گئے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ تشدد سے احتراز کریں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ آج بھی صوبہ میں ایسی خفیہ سوسائٹیاں موجود ہیں اور دہشت انگیزوں کی حسب سابق تنظیم کی جا رہی ہے۔ جن کا مقصد یہ ہے۔ کہ ملکی انقلاب پیدا کر کے بغاوت کی جائے۔ اگر ہم نے ان لوگوں کے خلاف کوئی ایکشن لیا۔ تو شور مچایا جائیگا کہ حکومت ہندوؤں کی مخالفت کر رہی ہے۔ سب قوموں کو چاہئے کہ ان خطرناک لوگوں کے خطرہ سے ملک کو بچانے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔

حیدرآباد دکن ۲۰ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور نظام والئے حیدرآباد نے اسلامیہ کالج پشاور کو ½ ۱ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ برطانوی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے امن پسند ممالک کے درمیان رابطہ اور تعلقات پیدا کرنے کے لئے فوری قدم اٹھایا جائے۔ وزیر اعظم نے کل ملک معظم سے ایک گھنٹہ ملاقات کی۔ اور انہیں یورپ کے موجودہ حالات و واقعات سے آگاہ کیا۔

بنوں ۲۰ مارچ یہ افواہیں زوروں پر ہیں۔ کہ قبائلی ڈاکوؤں کے گروہ سرکاری علاقے پر حملے کرنے والے ہیں۔ اس لئے پانچ پلٹنیں ان کے مقابلہ کے لئے شیخ برین کی پہاڑیوں کی طرف گئی ہیں۔ شمالی وزیرستان میں صورت حالات بہت نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور یہاں کے سول و ملٹری افسروں اور گورنر سرحد کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ تاکہ صورت حالات پر قابو پانے کی تجاویز سوچی جائیں۔

پونا ۲۰ مارچ بمبئی کی کانگرسی گورنمنٹ نے ستارا کے ایک ہندو ٹیچر کو حکم دیا تھا۔ کہ جب تک وہ سلسلہ ملازمت میں ہے ہندو سبھا تحریک میں کوئی حصہ نہ لے۔ اس نے اس کے خلاف بطور پروٹسٹ استعفیٰ دیدیا ہے۔

کلکتہ ۲۰ مارچ۔ مسٹر ایم۔ این رائے نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں ان انتہا پسند کانگرسیوں سے جو گاندھی جی کی رہنمائی کے خلاف ہیں۔ اپیل کی ہے کہ وہ اپنی الگ لیگ قائم کریں۔ اور ان رجحانات کا پورے زور سے مقابلہ کریں۔ جو بحالت موجودہ پولیٹیکل پروگرام کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

دہلی ۲۰ مارچ۔ آج سر جیمز گرگ نے جو نائب وزیر جنگ مقرر ہو کر انگلستان جا رہے ہیں گاندھی جی سے ملاقات کی جسے سیاسی حلقوں میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

نیو یارک ۲۰ مارچ چیکوسلواکیہ کے سابق صدر ڈاکٹر بنیز امریکہ میں ایک عارضی چیکوسلواکیہ گورنمنٹ قائم کر رہے ہیں۔ چیک قونصل جنرل نے بھی اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ پولینڈ کے صدر نے ان کے نام ایک چٹھی میں ہٹلر کو جابر اور جہالت کی یاد کو تازہ کرنے والا قرار دیتے ہوئے۔ اس کے خلاف سخت پروٹسٹ کیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

بٹالہ سے خلافت جوبلی فنڈ کے وعدے

خلافت جوبلی فنڈ کی مرکزی کمیٹی نے لاہور امرتسر اور بٹالہ ہر سہ شہروں کے احمدی دوستوں سے خلافت جوبلی فنڈ کی فراہمی کی نگرانی خاکسار کے سپرد کی ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار معہ منشی محمد دین صاحب ملتانی ۱۹ مارچ بروز اتوار بٹالہ گیا۔ اور شیخ عبدالرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ کے گھر پر قیام کیا۔ اور شیخ صاحب موصوف کو ہمراہ لیکر صبح سے شام تک مختلف دوستوں کے مکانوں پر پہنچ کر وعدے لکھوائے۔ تمام احباب نہایت تکریم محبت اور خاطر تواضع سے ملے۔ اور سب نے اپنی اپنی ہمت اور اخلاص کے ماتحت وعدے لکھوائے میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بالخصوص شیخ عبدالرشید صاحب کا کہ ان کے گھر پر ہمیں نہایت آرام ملا۔ اور یہ کہ وہ سارا دن نہایت محنت سے کام کرتے رہے۔ اور نیز اس لئے بھی کہ انہوں نے باوجود سابقہ وعدے کے ہماری تحریک پر اپنا چندہ دگنا کر دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میں ان کے صاحبزادہ شیخ عبدالقدیر صاحب کا بھی ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے ہمارے قیام بٹالہ میں ہمارے آرام کا خصوصیت سے خیال رکھا ذیل میں احباب کے وعدے لکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے کافی رقم وصول بھی ہو چکی ہے امید ہے کہ بٹالہ کے بقیہ احباب بھی خود بخود پریذیڈنٹ صاحب کو مطابق مقررہ شرح اس فنڈ میں وعدے لکھوا کر ممنون فرمائیں گے۔ اس کے بعد میں امرتسر اور لاہور کے کارکنوں سے مستدعی ہوں کہ وہ اپنے ذمہ کی رقوم کی ادائیگی کا جلد سے جلد انتظام فرمائیں۔ سید محمد اسحٰق

قسط اول۔ (۱) شیخ عبدالرشید صاحب تاجر مار (۲) شیخ عطاء اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر مار (۳) شیخ فضل حق صاحب صہ (۴) منشی گلزار محمد صاحب سے (۵) حافظ عبدالرحمن صاحب صہ (۶) شیخ ارشد علی صاحب وکیل سے (۷) مہر غلام قادر صاحب مہر غلام علی صاحب مہر عبدالغنی صاحب سے (۸) مہر دین محمد صاحب سبزی فروش لہ (۹) منشی چراغ دین صاحب صہ (۱۰) منشی عبدالعزیز صاحب اہلمد سب جج بٹالہ سے (۱۱) میاں سعد محمد صاحب پاندہ صہ۔ میاں غلام محمد صاحب خادم مسجد ۸ر۔ میزان کل ۲۸۰ روپے

انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ مارچ یکم و ۲ اپریل بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہو گا۔ قریب کی جماعتوں کے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ان کے قیام و طعام کا انتظام انجمن احمدیہ دہلی کے ذمہ ہو گا۔ خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

درخواستِ دُعا

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ مرزا مبارک احمد صاحب ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ صحت ان کی آگے ہی کمزور ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔

صدر ڈسٹرکٹ احرار کمیٹی بٹالہ کو سزا

بٹالہ کے حاجی عبدالرحمن صدر ڈسٹرکٹ احرار کمیٹی کے خلاف حکومت نے جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف دائر کر رکھا تھا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے اس کا فیصلہ سنا دیا۔ اور حاجی مذکور کو مجرم قرار دیتے ہوئے پانچ صد روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی چھ ماہ قید کی سزا دی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ہیں:

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۲۳۸	اللہ امید صاحب	بہاولنگر	۲۶۶	عبدالحمید صاحب	شیخوپورہ
۲۳۹	اللہ بخش صاحب	"	۲۶۷	نواب دین صاحب	"
۲۴۰	اللہ راسی صاحب	"	۲۶۸	رشید بیگم صاحبہ	"
۲۴۱	عائشہ بی بی صاحبہ	"	۲۶۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۲۴۲	حسین بی بی صاحبہ	"	۲۷۰	فضل الدین صاحب	"
۲۴۳	شاہ محمد صاحب	"	۲۷۱	عبدالغفور صاحب	"
۲۴۴	سردار خان صاحب	"	۲۷۲	فقیر محمد صاحب	گورداسپور
۲۴۵	اللہ رکھی صاحبہ	"	۲۷۳	محمد رفیق صاحب	"
۲۴۶	مستری عنایت اللہ صاحب	"	۲۷۴ تا	فضل دین صاحب معہ	
۲۴۷	سکینہ بی بی صاحبہ	"	۲۸۰	اہل و عیال ۷ کس	"
۲۴۸	غلام حسین صاحب	"	۲۸۱	فضل احمد صاحب	"
۲۴۹	برکت علی صاحب	"	۲۸۲	میاں نتھو صاحب	"
۲۵۰	بی بی صاحبہ	"	۲۸۳	ارشد علی صاحب	"
۲۵۱	ناظرہ بی بی صاحبہ	"	۲۸۴	آمنہ بی بی صاحبہ	"
۲۵۲	محمد الدین صاحب	"	۲۸۵	شکر الدین صاحب	"
۲۵۳	مہر خان صاحب	"	۲۸۶	نور احمد صاحب	"
۲۵۴	رحمت اللہ صاحب	"	۲۸۷	رشید احمد صاحب	"
۲۵۵	احمد بی بی صاحبہ	"	۲۸۸	میراں بخش صاحب	"
۲۵۶	سردار بیگم صاحبہ	"	۲۸۹	ایاک صاحب	کلکتہ
۲۵۷	مستری خدا بخش صاحب	"	۲۹۰	علی محمد صاحب	ہوشیارپور
۲۵۸	بیگم بی بی صاحبہ	"	۲۹۱	چوہدری غلام صادق صاحب	گورداسپور
۲۵۹	عنایت بی بی صاحبہ	"	۲۹۲	نجف علی صاحب	دہلی
۲۶۰	سردار محمد صاحب	"	۲۹۳	سید مسعود احمد صاحب	رامپور
۲۶۱	رسول بی بی صاحبہ	"	۲۹۴	سید عزیز احمد صاحب	"
۲۶۲	رحمت علی صاحب	"	۲۹۵	سید محمود احمد صاحب	"
۲۶۳	چراغ بی بی صاحبہ	"	۲۹۶	سید ضمیر احمد صاحب	"
۲۶۴	رحیم بی بی صاحبہ	"	۲۹۷	عظیمہ بیگم صاحبہ	لائل پور
۲۶۵	اکبراں بی بی صاحبہ	"	۲۹۸	میاں نتھو صاحب	"

(باقی)

دریا کے کنارے

اس عنوان سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کا جو اعلان ایک لائبریری قائم کرنے کے لئے شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق نظارت نے مطلع کیا ہے۔ کہ اس کی تعمیل سکھر کے ایک دوست نے کر دی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم صفر ۱۳۵۸ھ

قانونِ خلع اور علماء ہند

جن علماء نے اپنی نا فہمی - اور شریعتِ اسلامیہ سے نا واقفیت کی وجہ سے یہ قرار دے دیا تھا کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے - انہوں نے کئی مسلمان گھرانوں کی عزت و آبرو کو خاک میں ملا دیا - اور ان مسلمان عورتوں کے لئے ارتداد کا دروازہ کھول دیا - جو ناقابلِ برداشت حالات میں خاوند سے علٰحدگی حاصل کرنا چاہتی ہوں - چونکہ انہیں شریعت کے مطابق علٰحدگی حاصل کرنے سے محروم کر دیا گیا - اس لئے انہوں نے ارتداد کے ذریعہ یہ مقصد حاصل کرنا شروع کر دیا - اس کے انسداد کا بہترین طریق تو یہ تھا - کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسُول نے جو حقوق عورتوں کو دیئے ہیں - وُہ قائم کر دیئے جاتے - اور نا چاقی کی صورت میں عورت کو شرعی شرائط کی پابندی کرتے ہُوئے علٰحدگی حاصل کرنے کی آزادی دی جاتی - لیکن باوجود مسلمان عورتوں کے پے در پے مرتد ہوتے رہنے کے اس طرف قطعاً توجہ نہ کی گئی - اور اگر کچھ کیا گیا تو یہ کہ ایک عجیب و غریب حیلہ تراش لیا گیا - چنانچہ ہندوستان کے ایک مشہور مولوی صاحب نے جو عورتوں کے متعلق مسائل لکھنے میں خاص شہرت رکھتے ہیں --- اپنی ایک تصنیف میں مرتدہ کا نکاح بوجہ ارتداد فسخ ہونا تو تسلیم کر لیا - لیکن یہ بھی فرمایا - کہ خاوند اس کو اپنے گھر میں قید رکھے - حتّٰی کہ عورت اسی خاوند کے ساتھ مکرر نکاح کرنے پر رضامند ہو جائے :۔

ظاہر ہے - کہ اس حیلہ کو عمل میں لانا قطعی نا ممکن ہے - جب نکاح فسخ ہو گیا - تو مرد کا شرعاً کوئی حق باقی نہیں رہتا - کہ وُہ عورت کو روکے - اور قید میں رکھے - پھر قانون بھی اس کے لئے ہرگز اجازت نہیں دیتا - ایک ایسی عورت کو جس کا نکاح فسخ ہو چکا ہو - قید میں رکھنا تو الگ رہا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بھی "قید" میں رکھے - تو وُہ اس کے خلاف "حبس بے جا" میں رکھنے کا مقدمہ دائر کر سکتی ہے - غرض یہ حیلہ بھی بالکل فضول اور ناقابلِ عمل ثابت ہُوا - اور علماء کے اس طریقِ عمل کا بالفاظِ مولوی ثناء اللہ صاحب - "خدائی حکم سے بطور سزا اور غضب کے ہائی کورٹ پنجاب میں یہ فیصلہ ہُوا کہ کسی منکوحہ کا اتنا کہہ دینا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے - اس کا نکاح فسخ ہونے کے لئے کافی ہے - اس کا نتیجہ یہ ہُوا - کہ جو عورت خاوند سے ناراض ہوتی --- اس کا سبب اصلی ہوتا یا بناوٹی - وُہ اسلام سے مرتد ہو کر اپنا نکاح خاوند سے قانوناً فسخ کرا لیتی - پھر آزاد ہو کر جہاں چاہتی - چلی جاتی - اس سے مسلمانوں کے بہت سے گھرانے برباد اور ویران ہو گئے - جس سے مسلمانوں میں سخت پریشانی پیدا ہوئی"

لیکن اب جبکہ اس پریشانی کے کسی قدر کم ہونے کا سامان قانونِ خلع کی منظوری سے ہوتا نظر آیا ہے - علماء نے یہ کوشش شروع کر دی ہے - کہ یہ قانون جاری نہ کیا جائے - کیونکہ اس میں یہ قرار نہیں دیا گیا - کہ خلع کے مقدمات صرف مسلمان جج ہی کیا کریں --- اور اس سلسلہ میں جمعیۃ العلماء ہند کے واحد آرگن "الجمعیۃ" نے تو آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب پر جنہوں نے مرکزی اسمبلی میں اس قانون کے پاس ہونے کے متعلق ہر ممکن سہولت بہم پہونچائی - چوٹ کرنے سے دریغ نہ کیا :۔

اس قانون کا خلاصہ یہ ہے - کہ :۔

مندرجہ ذیل حالات میں مسلمان عورت کو حق حاصل ہوگا - کہ جج کی عدالت میں درخواست دے کر اپنا نکاح فسخ کرا لے :۔

۱ - شوہر بیوی بچوں کے نان و نفقہ کا انتظام کئے بغیر دو سال تک مفقود الخبر رہے -

۲ - دو سال تک گزارہ نہ دے سکے یا گزارہ دینے میں غفلت کرے :۔

۳ - سات برس یا اس سے زیادہ مدت کے لئے قید ہو جائے :۔

۴ - تین سال تک بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرے :۔

۵ - شادی کے وقت نامرد ہو - اور اس کے بعد بھی نامرد رہے :۔

۶ - دو سال تک جنون - جذام یا کسی خطرناک جنسی مرض میں مبتلا رہے :۔

۷ - بیوی پر کوئی رُوح فرسا ظلم کرے :۔

۸ - اگر والد یا ولی پندرہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کر دے - تو بالغ ہونے کے بعد یعنی ۱۸ سال کی عمر ہو جانے پر اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے :۔

۹ - کوئی ایسی وجہ پیدا ہو جائے - جس کی بناء پر اسلام نے عورت کو خلع کا اختیار دیا ہو :۔

ان امور میں سے کوئی بھی ایسا نہیں - جو کسی غیر مسلم جج کی سمجھ میں نہ آسکتا ہو - اور اس کی بناء پر وہ فیصلہ نہ دے سکتا ہو - پھر جبکہ حکومت کے لئے انتظامی لحاظ سے ناممکن ہے - کہ وُہ طلاق کے مقدمات صرف مسلمان ججوں کے لئے مخصُوص کر دے - تو کوئی وجہ نہیں - کہ اس پر اتنا اصرار کیا جائے - کہ قانون کو ہی رد کر دیا جائے :۔

علماء کی اس کوتہ بینی پر ایک مسلمان خاتون نے بھی صدائے احتجاج بلند کی ہے - چنانچہ اخبار "انقلاب" (۹ مارچ) میں لکھتی ہیں :۔

"افسوس جو لوگ آج کل کے زمانے میں مسجدوں میں لاؤڈ اسپیکر - اور ٹیلیفون لگانے کو حرام قرار دیں - ان سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے - کہ عورتوں کو حقِ خلع سے اسی بہانہ سے محروم کریں - کہ طلاق کے حصول پر ناممکن العمل پابندیاں لگا دیں - میں پوچھتی ہوں - کہ کیا شریعت نے صرف طلاق ہی کے معاملہ کے لئے مسلمان قاضی کی شرط مقرر کی ہے - یا دوسرے قوانین پر بھی ہے؟ اور ہمارے علماء نے صرف طلاق کے معاملہ کو کیوں چن لیا ہے :۔

جہاں تک میرا خیال ہے - کتاب اور سنت کی رُو سے کوئی مسلمان اس بات کا مجاز نہیں - کہ غیر مُسلم کے سامنے اپنے مقدمات پیش کرے - لیکن ہمارے مسلمان بھائی جن میں اکثر علماء بھی شامل ہیں - اپنے دیوانی مقدمات کو بڑی خوشی سے غیر مسلم ججوں کے سامنے لے جاتے ہیں - اور بڑے زور شور سے یہ دعویٰ کرتے ہیں - کہ ہم شریعت کے پابند نہیں ہیں - بلکہ رواج کے پابند ہیں - اور اس میں ان کی رگِ حمیت کو ذرا بھی جوش نہیں آتا - اور وُہ مختلف بہانوں سے عورتوں کو ورثہ سے محروم کرتے ہیں - در اصل ہمارے علماء بہت بڑی گمراہی میں مبتلا ہیں - اور وُہ یہ چاہتے ہیں کہ جو کام ان کو کرنا چاہیئے - وہ بھی سرکار انگریزی کرے":۔

حقیقت یہ ہے - کہ علماء کہلانے والوں کو اس بات کی قطعاً پروا نہیں کہ ان کے فتووں سے مسلمانوں کی عزت و آبرُو برباد ہوتی ہے - ان کا دین و ایمان غارت ہوتا ہے - اور نہ یہ پروا ہے - کہ اسلام ایسا پُر حکمت مذہب بدنام ہوتا ہے - بلکہ وہ تو صرف یہ جانتے ہیں - کہ جو کچھ کہیں - خواہ وُہ عقل و فہم - قرآن اور احادیث کے کتنا ہی خلاف ہو - اس پر ضرور عمل کیا جائے - اس طرح مسلمانوں کو علماء نے بے حد نقصان پہونچایا ہے - اور سادہ طبع لوگوں نے ان کی باتوں کو پلّے باندھ کر سخت تکلیف اٹھائی ہے - ضرورت ہے - کہ علماء کے طلسم کو توڑ دیا جائے :۔

رسولِ قادیانیؑ

از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

(۱)

مرے ہادی۔ رسولِ قادیانی   مرے مہدی۔ رسولِ قادیانی

تری دعوت، پیامِ زندگی ہے   مرے محیی۔ رسولِ قادیانی

جزاک اللہُ فی الدّارین خیرا   مرے ساقی۔ رسولِ قادیانی

بھٹکتوں کو خدا تک کھینچ لایا   مرے داعی۔ رسولِ قادیانی

یہی ہر دم دُعا رہتی ہے لب پر   مرے قدسی۔ رسولِ قادیانی

"ترے کوچے میں گزرے زندگانی"

مرے جانی۔ رسولِ قادیانی

(۲)

ترے انوار سے روشن جہاں ہے   ترا فیضان بحرِ بیکراں ہے

تری تعلیم کی حکمت عیاں ہے   تری تبلیغ مشہورِ زماں ہے

ترا روضہ ہے یا باغِ جناں ہے   ترا مرکز ہے یا دارالاماں ہے

تری اولاد رحمت کا نشاں ہے   کوئی ساقی کوئی پیرِ مغاں ہے

ترا مدّاح خلّاقِ جہاں ہے   کہ تُو اسلام کی روح و رواں ہے

ہر اک جانب یہی شور و فغاں ہے   خبر ہے اے مسیحا تُو کہاں ہے

تجھے حق نے عطا کی کامرانی

بنی جاتی ہے دُنیا قادیانی

(۳)

اُٹھایا کر محمدؐ کے عَلَم کو   کلام اللہ کی شانِ اتم کو

دلائل سے دُعا سے معجزوں سے   ہلا ڈالا عرب کو اور عجم کو

قلم کر دیں حریفوں کی زبانیں   چلایا تو نے جب سیفِ قلم کو

اثر کیا تھا ترے نبتہل میں   گئے دشمن سبھی ملکِ عدم کو

ہزاروں رحمتیں تجھ پر خُدا کی   نشاں کیا کیا دکھائے تو نے ہم کو

تیرے صدقے امامِ آسمانی

غلام احمدؑ نبیِّ قادیانی

(۴)

(ریحاں) "صبا روضۂ رسول اللہ دے جائیں   مرا احوال رو رو کے سنائیں"

خبر تم نے نہ لی ہم غمزدوں کی   بھلا کیا ہے یہی اُلفت کا آئیں؟

وہ مکھڑا چاند سا آتا ہے جب یاد   تڑپتے پھرتے ہیں تیرے محبّیں

فراقِ یار کے ان دل جلوں کو   وصالِ یار بن کیونکر ہو تسکیں

بہت کم رہ گئے اب تو صحابی   اُڑے جاتے ہیں دُنیا سے یہ شاہیں

ہوا کرتا تھا وہ بھی کیا زمانہ   کہ آتے تھے تمہیں حق سے فرامیں

ترے عاشق تری پیاری زباں سے   سنا کرتے تھے اُلفت کے مضامیں

لگا کرتیں مجالس پنجگانہ   ہوا کرتیں دُعائیں اور آمیں

اُترتا تھا کلامِ حق شب و روز   نہ وہ باتیں کسی نے پھر سنائیں

کہاں وہ بزم ہائے بلبل و گل   کہاں وہ حلقہ ہائے ماہ پروِیں

کہاں وہ قصۂ مجنون و لیلے   کہاں وہ نقشۂ فرہاد و شیریں

نشہ ان کا ہے اب تک سر میں باقی   جو ہم نے صحبتیں تیری اُٹھائیں

یہ جان و مال سب قربان تجھ پر   کہ راہیں تو نے مولا کی دکھائیں

کہاں ملتا ہمیں وہ یارِ جانی

نہ ہوتا گر رسولِ قادیانی

(۵)

ترے قدموں میں اے بدرِ منوّر   جگہ تھوڑی سی آ جائے میسّر

تمہارے پیر ہوں اور میرا سر ہو   اگر قسمت ذرا ہو جائے یاور

تری کرنوں سے ہو جاؤں میں روشن   تری خوشبو سے ہو جاؤں معطّر

جمالِ ہمنشیں مجھ کو بنا دے   منوّر اور مطہّر اور معنبر

سرورِ قربِ روحانی کے ہمراہ   خُدایا قربِ جسمانی عطا کر

فرشتے بھی کہیں پھر ہو کے حیراں   اٹھوں میں قبر سے جب روزِ محشر

"مسیحا کی شفاعت کی نشانی

کھڑا ہے دیکھ لو یہ قادیانی"

(۶)

صدی گزری ہے فرقت میں تہائی   بھلا اتنی بھی کیا لمبی جدائی

مرے آقا! مری اک عرض سن لو   نہیں رکتی ہے مونہہ پر بات آئی

ہوئے بدنام اُلفت میں تمہاری   رکھا یا نام اپنا میرزائی

ہزاروں آفتیں اس رہ میں دیکھیں   مگر لب پر شکائت تک نہ آئی

یہی بدلہ تھا کیا مہر و وفا کا؟   کہ اتنی ہو گئی بے اعتنائی

وہ صورت۔ دیکھتے تھے جس کو ہر روز   کچھ ایسی آپ نے ہم سے چھپائی

کہ آنا خواب تک میں بھی قسم ہے   نہ تھی گویا کبھی بھی آشنائی

ترحم یا نبی اللہ ترحم   دُھائی یا رسول اللہ دُہائی

درونم خون شد در یادِ جاناں   زبانم سوخت از ذکرِ جدائی

کہیں ہم کس سے یہ دردِ نہانی

بجز تیرے۔ مسیحِ قادیانی!

(۷)

مسیحا! معجزہ اپنا دکھا دو   دُعا دو اور مریضوں کو شفا دو

مرے دل کی لگی اب تو بجھا دو   پسِ پردہ ہی اک جلوہ دکھا دو

غمِ روزِ حساب و دردِ امراض   یہی اب رہ گئے ہیں آشنا دو

سفارش سے وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ کی   گناہ میرے خدا سے بخشوا دو

کرو کچھ نفخِ دَمِ روح القدس کا   اور اک بگڑی ہوئی قسمت بنا دو

تمہاری جنبشِ لب پر نظر ہے   سنا دو قُمْ بِاِذْنِیْ اور جلا دو

کرو مِلشد اتنی مہربانی

مرے محسن۔ مسیحِ قادیانی

(۸)

خدایا لُطف کی ہم پر نظر کر   خطاؤں سے ہماری درگذر کر

ملائک بھیج نصرت کے الٰہی   ہماری کوششوں کو باروَر کر

بہت کمزور ہم بندے ہیں تیرے   ہماری سب مُہمّیں آپ سر کر

دلوں کی سب کدورت پاک کر کے   ہمیں آپس میں تو شیر و شکر کر

ہمارے دشمنوں کو دے ہدائت   نصیبِ دوستاں فتح و ظفر کر

ہماری نسل کو ہم سے بھی بڑھ کر   فدائے ملّتِ خیر البشر کر

خلیفہ کی ہمارے تو سپر ہو   خلیفہ کو ہماری تو سپر کر

الٰہی عاقبت محمود کر دے   اور اپنی مغفرت سے بہرہ ور کر

ملے ہم کو نعیمِ جاودانی

طفیلِ میرزائے قادیانی

آہ منشی محمد دین صاحب مرحوم و مغفور

منشی صاحب مرحوم نہایت۔ نیک متقی اور مخلص احمدی تھے۔ عمر تقریباً چالیس برس ہوگی۔ کہ پیغام اجل آپہونچا۔ اور ۲۰- فروری ۱۹۳۹ء کو معمولی سا بخار ہوا۔ جو نمونیہ کی صورت اختیار کر گیا۔ اور ۲۶-۲۷ کی درمیانی رات کو آپ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

بچپن کا ایک واقعہ

آپ کی وفات حسرت آیات نے جس طرح دو معصوم لڑکوں۔ اور ایک لڑکی کو بے کسی اور کس مپرسی کی حالت میں چھوڑا ہے۔ اسی طرح آپ کے سر سے بھی نو دس سال کی عمر میں والدین کا سایہ اُٹھ گیا تھا۔ آپ سنایا کرتے تھے۔ کہ آپ ابھی چھوٹے ہی تھے۔ کہ لوگوں میں امام مہدی کی آمد کا چرچا ہوا۔ ایک دن گرمیوں کے موسم میں اتفاقاً بہت سے آدمی ہمارے مکان کی چھت پر رات کے وقت حقہ پی رہے تھے۔ حضرت امام مہدی کی آمد کا ذکر جب شروع ہوا۔ تو کسی نے کہا۔ میں اپنے بیل بیچ کر امام مہدی علیہ السلام کی زیارت کو جاؤنگا کسی نے کہا۔ میں بھینس فروخت کر کے جاؤنگا غرض اپنے اپنے حالات اور خیالات کے مطابق ہر ایک نے حضرت امام مہدی علیہ السلام تک اپنی رسائی کے سامان بیان کئے۔ آپ فرماتے تھے۔ میں چونکہ یتیم تھا۔ خاموشی سے سُنتا رہا۔ اور دل میں اپنی حالت پر کڑھتا رہا۔ کہ میں زیارت کے سامان کہاں سے لاؤں۔ اسی اثنا میں حاضرین میں سے کسی نے حقہ بھرنے کے لئے نیچے جانے کو کہا۔ جب میں نیچے اُترا۔ تو اپنی بے کسی پر بے اختیار رونے لگ گیا۔ اس دن سے یہ بات میرے دل میں جم گئی۔ کہ کس نہ کسی طرح ضرور امام وقت تک پہونچونگا اور اس کے لئے دُعائیں کرتا رہا۔ اور آخر خدا تعالےٰ نے دُعا قبول فرمائی۔

تعلیم و تعلم

خاکسار کے والد میاں محمد ابراہیم صاحب ساکن اسماعیلہ ضلع گجرات رشتہ میں مرحوم کے چچا ہیں۔ انہوں نے جوان ایام ہی میں احمدیت میں داخل ہو چکے تھے۔ آپ کو مسیح پاک کی بستی میں تحصیل علم کے لئے بھیجدیا۔ یہاں آکر آپ نے نہایت محنت سے تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ قادیان دارالامان جو دورِ حاضرہ میں علوم دینی و روحانی کا بحرِ بے پایاں ہے۔ اس وقت پیارے آقا حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی جلوہ گاہ تھا۔ آپ نے بھی اس نور سے حصہ لینے کے لئے حضور کی شاگردی اختیار کی۔ اور قلیل عرصہ میں دینی و دنیوی تعلیم سے بقدرِ استعداد بہرہ ور ہو کر واپس گئے۔ پھر ٹرینگ کلاس پاس کر کے موضع شادیوال ضلع گجرات میں نائب مدرس متعین ہوئے۔ کچھ عرصہ وہاں سے دوسرے سکول موضع نورجمال تبدیلی ہوگئی پھر لوئر مڈل سکول بھاؤ گھسیٹ پور تبدیل کر دیئے گئے۔ آپ اپنے کام میں نہایت ہوشیار اور دیانت دار تھے۔ چھٹی کے اوقات میں طلباء کو علاوہ سکول کی پڑھائی کرانے کے اسلامی تعلیم و آداب سے آگاہ کرنے میں کوشاں رہتے۔

خدمتِ خلق

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ آپ نے اپنے عرصۂ قیام دارالامان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے طبابت بھی سیکھی تھی۔ ارد گرد کے علاقہ کے لوگ بالعموم اور گاؤں کے بالخصوص بوقتِ ضرورت آپ کو بلاتے۔ اور آپ تشخیص فرما کر نسخہ لکھ دیا کرتے تھے۔ جو معمولی داموں پر تیار ہو جاتا۔ پھر حتے الوسع بیمار کی خبر گیری صبح و شام کرتے۔ اور اگر خدانخواستہ اپنے خاندان میں کوئی بیمار ہو جاتا۔ تو ہمہ تن علاج معالجہ میں مصروف ہو جاتے۔

تبلیغ کا جوش

تبلیغ کا بے حد جوش رکھتے تھے۔ مدرسہ اور گاؤں میں کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ گھر میں جب دیکھتے کہ گفتگو دُنیاوی باتوں کے متعلق ہے تو کسی نہ کسی رنگ میں کوئی شرعی مسئلہ چھیڑ دیتے۔ تھوڑے دنوں کا واقعہ ہے۔ ہم دوکان پر بیٹھے ہُوئے تھے کہ ایک زیرِ تبلیغ دوست تشریف لائے ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ کوئی موقعہ تبلیغ کا نہ نکلا۔ آپ بے تاب ہو کر کہنے لگے۔ بھئی کوئی اعتراض کرو۔ اور جواب سنو۔ لیکن جب بھی کوئی بات نہ چھڑی۔ تو فرمانے لگے۔ آپ احمدی کیوں نہیں ہوتے۔ احمدی ہو جاؤ۔ غرض ہر وقت یہی تذکرہ پسند فرماتے۔ مرحوم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد پر عمل کرنے کی خواہش رکھتے۔ حضور کا وُہ خطبہ جمعہ پڑھ کر جس میں حضور نے ہر احمدی سے سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کا مطالبہ فرمایا ہے۔ یہ وعدہ لکھایا۔ کہ میں اپنے خدا سے امید تو زیادہ کی رکھتا ہوں۔ مگر فی الحال دو لکھ لو۔ آپ اپنے زیرِ تبلیغ اصحاب کے پاس باقاعدہ صبح و شام جاتے۔ ایسا ہی یوم تبلیغ پر باہر دیگر دیہات میں نکل جایا کرتے۔

پابندیٔ نماز

آپ موضع اسماعیلہ ضلع گجرات کی جماعت کے امام الصلوٰۃ تھے۔ اور تمام جماعت میں آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات سے سب سے زیادہ واقفیت رکھنے والے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا۔ تو سب کام کاج چھوڑ کر مسجد میں پہونچ جاتے۔ اور وقت ہو جانے پر دیگر احباب کا بہت کم انتظار فرماتے۔ جس کی وجہ سے سب کو وقت کا احساس رہتا۔ آپ ہر جمعہ کو نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مدرسہ سے گاؤں میں آتے۔ اور نمازِ جمعہ ادا کر کے واپس چلے جاتے

استغنار

ہمارے دیہات میں اکثر ایک دوسرے کی چیز مستعار لے کر کام چلانا پڑتا ہے۔ اور بعض امور میں تو خاص طور پر دیگر احباب کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر مرحوم حتی الوسع کسی کی منت اور سوال کرنے سے ہمیشہ اجتناب فرماتے۔ اور بہت کم گھر سے باہر نکلتے۔ وصال سے قبل اپنے لین دین کے تمام حسابات والد صاحب کو بتا دیئے۔

بیماری کے دوران میں آپ کو اپنی وفات کا یقین ہو گیا تھا۔ اور دیگر کئی احباب کو بھی اسی اثنا میں آپ کی وفات کے متعلق خوابیں آئیں۔ آخر وقت تک غشی کی حالت میں سلسلہ اور اسلام ہی کی عظمت کی دُعائیں کرتے رہے۔ اپنی مغفرت کے لئے بھی نہایت دردمند لہجہ میں دُعائیں کیں۔ ایک موقعہ پر ان کی پکار سُنکر ایک صاحب جو اشد ترین معاند ہیں۔ پکار اُٹھے۔ کہ دراصل صحیح رنگ میں اسلام سے محبت رکھنے والے احمدی ہی ہیں۔

یادِ رفتگاں

اس سال یعنی ۱۹۳۹ء میں اس وقت تک ہمارے خاندان کے پانچ افراد فوت ہو چکے ہیں۔ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں اس قدر اموات کا صدمہ نہایت ہی نڈھال کر دینے والا ہے۔ یوں تو ہر ایک متوفی کوئی نہ کوئی غیر معمولی خوبی رکھتا تھا۔ لیکن بھائی محمد دین صاحب مرحوم کی جوانا مرگ۔ اور عزیزہ عنایت بیگم بنت کپتان اللہ داد صاحب مرحوم ساکن کھاریاں جس کا حال ہی میں کپتان صاحب موصوف کے بھتیجے سے نکاح ہُوا تھا۔ کی وفات حسرت آیات نہایت دردناک ہے۔ ایسا ہی خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم نذیر احمد نہایت ہی ذہین اور خوبصورت بچہ تھا۔ نہایت درجے متین اور سنجیدہ تھا۔ اس کی مفارقت بھی بہت تکلیف دہ

دُعا

اے خدا تو ان سب کو بلند درجات عطا فرما۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل بخش اور نعم البدل سے سرفراز کر۔ آنے والے ابتلاؤں اور مصائب سے محفوظ رکھ۔ اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔

خاکسار محمد اسمٰعیل خادم مجاہد تحریک جدید قادیان

تہال ضلع گجرات میں احراریوں کی فتنہ انگیزی

معلوم ہوتا ہے۔ احرار نے شہروں میں اپنی ذلت و رسوائی ہوتی دیکھ کر اب چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہات کی طرف رخ کیا ہے چنانچہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے ایک چھوٹے سے گاؤں تہال میں جہاں احمدیوں کے چند گھر ہیں۔ احراری شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ صاحب خود تشریف لے گئے۔ اور حسب معمول جماعت احمدیہ کے خلاف سخت بدزبانی اور بیہودہ سرائی کی۔ ان کے علاوہ ایک شخص لال حسین نے بھی اسی طرح اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا۔ ذیل میں ان کی تقریروں کے متعلق موصولہ رپورٹ درج کی جاتی ہے۔

انجمن احرار تہال نے جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلنے کے لئے ۱۴۔ ۱۵۔ مارچ کو احرار کانفرنس کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا۔ جس میں مولوی عطاء اللہ صاحب اور لال حسین اختر نے تقریریں کیں۔ پہلی تقریر مولوی عطاء اللہ کے آنے سے پیشتر کی وہ نہایت ہی اشتعال انگیز اور دریدہ دہنی پر مبنی تھی جس میں جماعت احمدیہ کے مقدس امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نہایت ہی نازیبا طریق پر بکواس کی اور اشتعال انگیزی سے کام لیا چنانچہ کہا۔ مرزائیت حکومت کی جاسوس ہے۔ مرزا نے تمام انبیاء کی توہین کی ہے مسلمانو بتاؤ۔ تم اور تمہاری زندگی کیا ہے معمولی زمین کے جھگڑے پر تم فساد کر کے قتل تک نوبت پہنچا دیتے ہو۔ مگر تمہارے آقا و نامدار کے مقابلہ پر مرزا کی نئی نبوت قائم کرتے ہیں۔ مگر تم چپ ہو کر اپنی غیرت کو مٹا کر اپنی تلواریں میانوں میں ٹھونس دیتے ہو۔ ایسے جینے سے تمہیں موت بہتر ہے۔

پھر کہا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ ہم یعنی میں اور آنحضرت عیسائیوں کے پلید ہاتھ کا پکا ہوا کھا لیتے تھے۔ حالانکہ یہ مشہور تھا کہ انہوں نے سور کی چربی استعمال کی۔

اس کے بعد مولوی عطاء اللہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب گورنمنٹ ہی نہیں رہ سکتی تو مرزا کی نبوت کب رہ سکتی ہے۔ آٹھ صوبوں میں اب بھی ہماری حکومت ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ کہ سارے ہندوستان میں عطاء اللہ کی حکومت ہو گی۔ اب چونکہ میں دین محمد کی رکھوالی کرتا ہوں۔ اس لئے مسلمانوں سے بھیک مانگ کر کھاتا ہوں۔ مرزائی غداروں کی اولاد ہیں۔ مرزا محمود مشنجن اور زعفران وغیرہ کھانے کے لئے چندہ لیتا ہے۔ تو میں مسلمانوں سے کیوں خدمت اسلام کے لئے نہ مانگوں۔ جو قوم زورآور ہو۔ حکومت اس سے ڈرتی ہے۔ مرزائیو سن لو کہ تم میری حکومت میں ہوگے۔ کیونکہ میری حکومت عنقریب قائم ہونے والی ہے۔ مرزائیوں کی نبوت حکومت کے کھونٹے پر ناچ رہی ہے۔

پھر نہایت ہی دریدہ دہنی کرتے ہوئے کہا۔ مرزائی اپنی ماں کی خبر لیں۔ مرزائیوں کی ماں حرام کے بچے ہٹی میں جن رہی ہے۔ پھر اپنی ناکامی و نامرادی کا رونا اس طرح رویا کہ ہائے افسوس پچاس سال سے ہمارا پہلا قدم تبلیغ کے متعلق غلط نکلا۔ اب سمجھ آئی کہ یہ طریق غلط ہے۔ مسلمانو یاد رکھو کہ آئندہ مرزائیوں سے تم اس طرح مناظرہ مت کرو۔ نہ نبوت کے دلائل پوچھو اور نہ ہی حیات و وفات مسیح کے دلائل ان سے دریافت کرو۔ بلکہ تم ان سے مرزا کے انسان زادہ ہونے کے متعلق مناظرے کرو وغیرہ۔

لال حسین اور مولوی عطاء اللہ کی تقریر میں سے بطور مشتے نمونہ از خروارے چند فقرات پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ جو کچھ وہ بدزبانی کر سکتے تھے۔ انہوں نے کی۔ اور ایڑی چوٹی کا زور لگا کر جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ اس موقع پر احرار کی اس کانفرنس کی حقیقت کا کسی قدر ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ باہر سے آنے والوں کے لئے طعام و رہائش کا کوئی انتظام نہ تھا۔ جب منتظمین نے آنے والوں سے کہا۔ کہ یہاں تمہارے رہنے کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔ تو وہ اتنے بددل ہوئے کہ ان کے خلاف بدزبانی پر اتر آئے۔ دوسرے دن بھی ان لوگوں کی یہی حالت تھی۔ اور وہ احراری جنہوں نے بڑے بلند بانگ دعووں کے ساتھ دو ماہ پہلے بذریعہ اشتہار منادی کی تھی۔ کہ کانفرنس میں لوگ شامل ہوں اور بڑے بڑے علماء مثلاً عطاء اللہ شاہ لال حسین حبیب الحسن آلو مہاری وغیرہ کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کا اشتہار میں ذکر تھا۔ سوائے دو ننگ انسانیت لال حسین اور عطاء اللہ کوئی نہ آیا۔ اس موقع پر ہم نے اشتہار بعنوان "احرار کی حقیقی تصویر" "احرار کون ہیں"۔ جگہ بجگہ چسپاں کر کے ان کی اخلاقی مذہبی گراوٹ کو خوب طشت از بام کیا۔ احرار نے ان اشتہارات کو راتوں رات پھاڑنے کی کوشش کی۔ بعض پر گوبر اور کیچڑ مل دیا تاہم کئی لوگوں پر احرار کی اصلیت ظاہر ہو گئی اور انہوں نے محسوس کیا کہ ان اشتہارات میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ اگر احرار کے نزدیک درست نہیں۔ تو اس کا جواب دیں ورنہ پھاڑنے سے کیا فائدہ غرض خدا کے فضل سے احرار کی پوزیشن نہایت ہی بہترین طور پر لوگوں کے سامنے رکھ دی گئی جس کا اثر سنجیدہ مزاج طبقہ پر اچھا ہوا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

چندہ نادہندگان کے متعلق

ایک دو ایسے اشخاص کا معاملہ حضور کے سامنے پیش ہوتے پر۔ جو چندہ دینے سے انکاری ہیں۔ جنہوں نے باوجود سمجھانے کے کوئی اصلاح نہیں کی۔ اور آخرکار جماعت مقامی نے جن کے اخراج از جماعت کے لئے سفارش کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"ایسے کیسوں میں جماعت ہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ اس قسم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تاکہ ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"

نیز فرمایا ہے۔ کہ

"جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروا لیا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جاوینگے۔ اور ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔"

اس لئے عہدہ داران مقامی کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے اشخاص ہوں۔ جن کو ہر طرح سے سمجھانے کے باوجود چندہ کی وصولی میں انہیں کامیابی نہ ہو۔ اور جماعت مقامی کی رائے میں وہ جماعت سے خارج کئے جانے کے قابل ہوں۔ تو ان کا معاملہ معہ رپورٹ جماعت مقامی نظارت امور عامہ میں بھجوا دیا جائے۔ لیکن جب تک اخراج کا فیصلہ نظارت مذکورہ کی طرف سے نہیں ہوگا۔ نظارت بیت المال کا مطالبہ چندہ کا ان جماعتوں پر قائم رہے گا۔

ناظر بیت المال۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان نظارت ہذا سال میں ایک دفعہ لیتی ہے۔ جو بالعموم نومبر کا مہینہ ہوتا ہے۔ اب اس بارے میں بعض احباب کی یہ رائے ہے۔ کہ یہ امتحان سال میں دو دفعہ ہونا چاہئے۔ اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے سے قبل نظارت ہذا احباب سے مشورہ لینا چاہتی ہے۔ پس احباب جملہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نظارت ہذا کو اپنی اپنی آراء لکھ کر بھیج دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اہم ملکی حالات اور واقعات

دہلی کے شاہی قیدیوں کی غیر مشروط رہائی

دہلی سے ۱۸ مارچ کی اطلاع ہے کہ وائسرائے ہند کے ساتھ گاندھی جی کی ملاقاتوں میں ان تین شاہی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ بھی زیر بحث آتا رہا۔ جو دہلی جیل میں محبوس ہیں۔ آج ایک سرکاری کمیونک شائع ہؤا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گاندھی جی نے اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ اب ان قیدیوں کا تشدد کے اصول پر ایمان نہیں رہا۔ اور اگر انہیں رہا کر دیا جائے تو وُہ کسی ایسی مجلس میں شریک نہ ہوں گے جو تشدد کے ذریعہ سیاسی مقاصد کے حصول کی پالیسی پر اعتقاد رکھتی ہو۔ اور چونکہ ان کی طرف سے یہ یقین دلانے پر حکومت کو اطمینان ہو گیا ہے اس لئے اس کی رائے ہے۔ کہ ان کو اب مزید عرصہ کے لئے جیل میں رکھنا غیر ضروری ہے ؎

قبائلی ناکہ بندی کا سوال فرنٹیر اسمبلی میں

حال میں قبیلہ احمد زئی کی نقل و حرکت پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کے خلاف ۱۷ مارچ کو اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش ہوئی۔ جس پر تقریر کرتے ہوئے اپوزیشن کے ایک ممبر نے کہا کہ فرنٹیر گورنمنٹ کی موجودہ قبائلی پالیسی گاندھی جی اور خان عبد الغفار خاں کی مقرر کردہ ہے۔ اور اس طرح اس صوبہ کی وزارت براہ راست برطانوی ملوکیت کی ایجنٹ ہے۔ اور احمد زئیوں کے خلاف اس قدر سنگین کارروائی کرنا اس کا ایک بدیہی ثبوت ہے۔ اس پر ایک پارلیمنٹری سیکرٹری نے کہا کہ یہ ریمارکس نہایت شرمناک ہیں۔ اور صدر نے سیکرٹری مذکور کو تنبیہہ کی وزیر خزانہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے مرکزی حکومت سے درخواست کی تھی۔ کہ قبائلی حملوں کی وجہ سے جن لوگوں کو نقصان پہونچے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے وُہ اپنا ہاتھ بڑھائے۔ لیکن اس نے اس درخواست کو ماننے سے انکار کر دیا ہے ؎

بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سرحد کے وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ یہ پابندیاں دور کر دی گئی ہیں۔ گورنر سرحد نے بھی آج اسمبلی میں ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں کہا کہ وزیرستان کی بدامنی نے نواحی اضلاع پر بہت برا اثر ڈالا ہے نہ صرف سرحد پار کے مجرم پریشان کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کی وجہ سے سرکاری علاقہ کے باشندوں میں بھی قانون شکنی کے رجحانات زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس طرح صوبہ میں فسادات کا رونما ہونا بھی افسوسناک ہے۔ ہندو مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے حالات کی روک تھام کے لئے اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال میں لائیں ؎

مرکزی اسمبلی میں سوالات کے جواب

۱۹ مارچ کو مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ ہندوستان میں انقلابی پروپیگنڈا کے لئے بیرونی ممالک سے جو روپیہ آتا ہے حکومت اس سے اچھی طرح آگاہ ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں جو اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ انہیں پبلک طور پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ صدر کانگرس کے حالیہ انتخاب میں بھی بیرونی ممالک کا روپیہ صرف ہؤا ہے۔ حکومت کی طرف سے اس سوال کا جواب نفی میں دیا گیا ؎

ایک اور سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا۔ کہ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ حکومت روس نے ماسکو میں اپنا مقررہ انٹرنیشنل انڈین آفس بند کر دیا ہے۔ تاکہ برطانیہ کے ساتھ اپنے تعلقات دوستی کا ثبوت پیش کر سکے۔ یہ آفس کئی سال سے ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف تقریریں براڈ کاسٹ کرنے کا کام کر رہا ہے۔ اور اس کے زیر انتظام سرحدی علاقوں میں خطرناک سیاسی اشتہارات تقسیم ہوتے رہتے ہیں۔ ابھی اس آفس سے تقریریں براڈ کاسٹ ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے ذریعہ کمیونسٹ پروپیگنڈا اب بند ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ راجہ مہندر پرتاپ نے ٹوکیو سے گورنمنٹ کو ایک درخواست بھیجی ہے۔ جس میں ہندوستان میں واپسی کی اجازت طلب کی ہے۔ اور یقین دلایا ہے۔ کہ آئندہ وہ ملکی قانون کے پابند رہیں گے۔ حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے ؎

پنجاب اسمبلی کی کارروائی

۲۰ مارچ کو لاہور میں پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں کانگرس پارٹی کی طرف سے پیشکردہ تحریک تخفیف پر بحث ہوئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ اس امر پر بحث کی جائے کہ حکومت کا عام نظم و نسق غیر تسلی بخش ہے۔ اس تحریک کے محرک دیوان چمن لال نے قریباً تین گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں کہا کہ حکومت گمنام اشخاص کی امداد پر سرکاری روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ تا وُہ اس کے مخالفوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے ایک چٹھی بھی پیش کی۔ جو سرکاری فارم پر سروس ٹکٹ سے بھیجی گئی تھی۔ مگر اس کے نفس مضمون سے اس کا قابلِ اعتراض ہونا ثابت نہ کر سکے۔ انہوں نے اجناس کی قیمتوں کے تعین پر خاص زور دیا۔ نیز مطالبہ کیا کہ آبیانہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کی جائے۔ وزراء کی تنخواہوں کے زیادہ ہونے پر بھی آپ نے اعتراض کیا۔ اس کے جواب میں سر چھوٹو رام نے پون گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں سب اعتراضات کے مسکت جواب دئیے۔ اور اعلان کیا ہے کہ آج تک یہ طریقہ رہا ہے۔ کہ سرکاری زمینیں کاشت کے لئے متاجری پر سرمایہ داروں اور غیر زراعت پیشہ لوگوں کو دی جاتی تھیں۔ مگر اب فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں اور کاشتکاروں کو دی جایا کریں پہلے ۸۳ فی صدی زمینیں غیر کاشت لیتے تھے۔ مگر اب ۸۰ فی صدی زراعت پیشہ طبقہ کو دی گئی ہیں۔ گذشتہ سال جو زمینیں متاجری پر دی گئی تھیں۔ ان کے مزارعین نے پٹہ داروں کے خلاف گورنمنٹ کے پاس شکایات کیں۔ جنہیں دور کرنے کے لئے حکومت نے بیس لاکھ کا نقصان اٹھایا۔ نیز حکومت پنجاب میں مٹی کے برتنوں کی صنعت کا احیاء کرنے والی ہے۔ ریشمی پارچہ بافی کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے پنجاب کے جلاہوں کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ وہ محکمہ کو آپریٹیو سے سوت لے سکتے ہیں۔ اور کپڑا اس کے ذریعہ فروخت کر سکتے ہیں۔ تنخواہوں پر اعتراض کے جواب میں آپ نے کہا کہ اگر سب ڈاکٹر۔ وکیل تاجر فیصلہ کر دیں۔ کہ وُہ اپنی آمدنی میں سے صرف پانسو روپیہ لیا کرینگے۔ تو ہم بھی بخوشی اتنی تنخواہ لے لیا کریں گے ؎

وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے اپنی حکومت کے چند کارنامے پیش کئے۔ اور کہا کہ یہ بالکل غلط بات ہے کہ حکومت نے زمینداروں کے لئے کچھ نہیں کیا۔ یورپین ممالک اس وقت خطرناک حالات میں سے گذر رہے ہیں۔ اور موجودہ ایام جمہوریت کے لئے سخت تشویشناک ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ متحد ہو کر صوبہ سے فرقہ واری کو ختم کر دیں۔ تشدد پسندی کا انسداد کریں۔ ان سیاسی چالبازوں کو ناکام کر دیں۔ جو ذاتی مفاد کے لئے ملک میں تلخی اور کشیدگی پیدا کر رہے ہیں۔ زمانہ بہت نازک اور خطرات سے پُر ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ اتحاد اور اتفاق سے اپنے وطن کی خدمت میں لگ جائیں ؎

دیوان چمن لال کی تحریک ۳۶ رائوں کے مقابلہ میں ۱۰۱ کی اکثریت سے گر گئی ؎

وزیر اعظم کی تقریر کے دوران میں کانگرسیوں نے کئی بار گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ ایک ممبر

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

چیکوسلواکیہ پر کیا گذر رہی ہے

تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جرمنی کے قبضہ نے چیکوں پر ایک پژمردگی اور افسردگی طاری کر دی ہے۔ ان کے قلوب زخمی۔ جگر فگار اور آنکھیں پر نم دکھائی دیتی ہیں۔ وہ اب بالکل جرمنوں کے رحم پر ہیں۔ بہت سے غیر ملکی سپاہی جو جنگ عظیم کے دوران میں اتحادی افواج میں دادِ شجاعت دیتے رہے۔ یہاں کے سرکاری اداروں میں ملازم تھے۔ لیکن جرمنوں نے انہیں نکال کر ان کی جگہ نازی سپاہی مقرر کر دیئے ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں بے شمار لوگ خودکشی کر کے جانیں دے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ قومی ذلت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ سینکڑوں اشخاص کی لاشیں بازاروں میں پڑی ملی ہیں۔

اس طرح جانیں دینے والوں میں بعض بڑے بڑے افسر اور نامور مدبر شامل ہیں۔ محکمہ پولیس مکمل طور پر نازیوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ پراگ میں نازی سخت ظلم کر رہے ہیں۔ چیکوں سے سامان خورد و نوش جبراً چھین لیتے ہیں۔ انہیں مجبور کرتے ہیں۔ کہ فوج کے لئے وردیاں مہیا کریں۔ یہودی دھڑا دھڑ گرفتار کئے جا رہے ہیں۔ تمام سکولوں میں جرمنی زبان لازمی قرار دی گئی ہے۔ جرمنی کے سرکاری بنک کے افسروں نے اس بدنصیب ملک کے قومی بنک پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ سونے کے ذخیرہ پر بھی جرمن گورنمنٹ نے چیک سفیر امریکہ کو حکم دیا تھا۔ کہ سفارتی فرائض کا چارج جرمنی سفیر کو دے دیا جائے۔ مگر اس نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جرمنی کا یہ قبضہ غیر آئینی ہے۔ اس لئے میں اسے تسلیم نہیں کرتا۔

غیر ملکی حکومتوں کا احتجاج اور جرمنی

ماسکو سے ۱۹ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس کے وزیر خارجہ نے جرمنی کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ حکومت روس جرمنی کے چیکوسلواکیہ پر قبضہ کو تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ برطانیہ اور فرانس کی حکومتوں نے اس غصب کے خلاف جو احتجاجی نوٹ ارسال کئے تھے۔ ان کے متعلق حکومت جرمن کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ قانونی۔ سیاسی اور اخلاقی غرضیکہ کسی معیار پر بھی پورے نہیں اترتے۔ اور اس لئے قطعی طور پر ناقابل التفات ہیں۔ فرانس اور برطانیہ کے سفراء جو اپنی اپنی حکومتوں کو صورت حالات سے آگاہ کرنے کے لئے پیرس اور لنڈن گئے تھے۔ واپس برلن پہنچ گئے ہیں۔ رومانوی سرحد کی حفاظت کے لئے اب غیر معمولی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اور فوج میں بہت اضافہ کر دیا گیا ہے۔

فرانس اور برطانیہ کے تعلقات جرمنی کے ساتھ

لنڈن سے ۱۹ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ میں ۱۷ مارچ کو جبکہ انگلستان اور جرمنی کا بحری معاہدہ زیر بحث تھا ایک ممبر مسٹر ڈف کوپر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسی حالت میں کہ جرمن میں اس وقت ایک ایسا غدار شخص برسر اقتدار ہے۔ جو بار بار معاہدات کو توڑ چکا ہے اس کے ساتھ اس قسم کا کوئی معاہدہ فائدہ مند بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس کے ساتھ کوئی معاہدہ اس کاغذ جتنی قیمت بھی نہیں رکھتا۔ جس پر وہ لکھا گیا ہو۔

مسٹر کوپر کے ان الفاظ پر جرمن میں سخت غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں جرمنی سخت کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ خود ہٹلر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ان الفاظ میں میری ذاتی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ یہ الفاظ برطانیہ کے متعلق میرے رویہ میں تبدیلی کا موجب ہو جائیں۔ جرمنی اخبارات مسٹر کوپر کو بہت سخت سست کہہ رہے اور ان پر شدید حملہ کر رہے ہیں۔

برلن سے ۱۹ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی گورنمنٹ نے اپنے سفیر مقیم لنڈن کو واپس بلا لیا ہے۔ ۲۰ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ہٹلر نے پیرس سے بھی اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے۔

یورپ کے افق پر جنگ کے بادل

۲۰ مارچ کو یورپ سے آنے والی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ سوویٹ روس نے برطانیہ کو لکھا ہے۔ کہ فرانس اور رومانیہ کو ساتھ ملا کر جرمنی کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے روسی سفیر سے کہا۔ کہ برطانیہ خود اس سلسلہ میں عنقریب قدم اٹھائے گا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر جنگ شروع ہو گئی۔ تو ہنگری بھی اتحادیوں کا ساتھ دے گا۔ کنگ کیرول آف رومانیہ نے برطانیہ سے مدد کے لئے اپیل کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر برطانیہ فرانس اور روس ہماری مدد کریں۔ تو ہم بلغاریہ۔ پولینڈ۔ یونان اور ترکی کو اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔ ترکی کے وزیر خارجہ اور بلغاریہ کے وزیر اعظم نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ آئندہ جنگ میں بلقان سٹیٹس متحدہ محاذ پیش کریں گی۔ ناروے کے پریذیڈنٹ نے ایک تقریر کے دوران اعلان کر دیا ہے۔ کہ اگر جنگ شروع ہو گئی۔ تو ہم غیر جانبدار رہیں گے۔

امریکہ نے جرمن اشیاء کی درآمد پر محصول میں اضافہ کر دیا ہے۔ وزیر خزانہ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا یہ چیکوسلواکیہ پر قبضہ کا جواب ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ یہ اقدام اپنی نوعیت خود ظاہر کر رہا ہے۔ مجھے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ برطانیہ کے وزیر اعظم نے دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ میری حکومت گذشتہ ہفتہ کے واقعات پر پوری سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ اور عنقریب اس سلسلہ میں ایک بیان جاری کرے گی۔ آپ نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ کہ اس سلسلہ میں اور کس کس ملک سے خطرہ ہے۔

خریداران الفضل جن کے نام وی۔ پی ہوں گے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء سے ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۹ اپریل ۱۹۳۹ء سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائگی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ تو ۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو ان کے نام وی۔ پی ارسال کر دئے جاویں گے۔ احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمالیں۔ اور واپس کر کے سلسلہ کے آرگن کو نقصان نہ پہنچائیں۔ بعض احباب جو خود بخود بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ بھیج دیا کرتے ہیں۔ ان کے نام بھی ان کی اطلاع کے لئے شائع کر دئے گئے ہیں۔ تا وہ یہ اعلان پڑھتے ہی رقم بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ احباب کے لئے ادائیگی کی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء پر آنے والے اصحاب کے ہاتھ چندہ بھیج دیں۔ (مینیجر)

۶۱- مکرم چوہدری غلام احمد صاحب
۸۴- ۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۹۷- ۔ جناب عبدالعظیم صاحب
۱۳۱- ۔ چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۳۶- ۔ میاں محمد شریف صاحب
۱۷۶- ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب
۲۱۰- ۔ ماسٹر خیرالدین صاحب
۲۱۳- ۔ جناب محمد عثمان صاحب
۲۱۴- ۔ بابو محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵- ۔ منشی عنایت علی صاحب
۳۰۳- ۔ مولوی کرم داد خانصاحب
۳۶۲- بابو عبدالغفور صاحب
۳۸۷- ۔ شیخ قدرت اللہ صاحب
۴۰۷- ۔ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۴۲۰- ۔ خانصاحب غلام محی الدین خان صاحب
۶۱۰- مکرم مولوی محمد الدین صاحب
۷۹۳- ۔ مولوی عمرالدین صاحب
۹۱۹- ۔ بابو ملک رسول بخش صاحب
۱۰۵۳- ۔ حاجی محمد نذیر خانصاحب
۲۰۸- میاں اللہ رکھا صاحب
۱۷۱۷- چوہدری بشارت علی خان صاحب
۱۸۹۲ مکرم مولوی محمد حسین صاحب
۲۳۷۶ جناب محمد عبدالرشید خانصاحب
۲۵۳۵ جناب خلیل احمد صاحب
۲۹۱۷ ۔ منشی محمد حسین صاحب
۳۱۵۸ ۔ عبدالخالق صاحب
۳۱۷۰ ۔ میاں غلام حسین صاحب
۳۴۱۶ مولوی مبارک علی صاحب
۳۴۳۰- مکرم منشی عبدالعزیز صاحب
۳۷۵۳ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
۳۸۴۴- منشی الطاف حسین خانصاحب
۳۹۵۷ بابو محمد عزیز الدین صاحب
۴۱۲۳ چوہدری نظام الدین صاحب
۴۲۳۷ جناب سومیر خان صاحب
۴۴۷۶ ۔ ملک غلام رسول صاحب
۴۷۸۵ ڈاکٹر ایس ایم عالی صاحب
۴۹۱۷- شیخ عبدالرشید صاحب
۵۱۲۹ جناب محمد حسین صاحب
۵۲۷۷ ۔ بابو اعجاز حسین صاحب
۵۳۰۴- چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب
۵۵۵۷ ۔ چوہدری برکت علی صاحب
۶۰۴۱ اہلیہ محمد عبدالغفور خانصاحب
۶۲۱۱- جناب عبدالقیوم صاحب
۶۳۲۱- ۔ بابو محمد عالم صاحب
۶۴۷۲ ۔ اے بی ناصر صاحب
۶۶۷۹ ۔ چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۳۶ ۔ خدا بخش صاحب
۶۸۴۰- ۔ مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۹۴۰- ۔ میاں سلطان علی صاحب
۷۱۸۳ ۔ میاں کریم بخش صاحب
۷۴۶۱ ۔ بابو عبدالغنی صاحب
۷۵۶۲ ۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۷۷۲۵- ۔ ملک نادر خان صاحب
۷۷۴۵- ۔ ایم ایم سلیم اکبر صاحب
۷۷۸۷- ۔ میاں عطاء اللہ صاحب
۷۸۴۰- ۔ پیر عبدالحی صاحب
۷۹۴۲ ۔ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۴- جناب محمد زمان خان صاحب
۸۰۷۵ ۔ رشید احمد صاحب
۸۱۵۶ ۔ شیخ غلام رسول صاحب
۸۳۷۰- ۔ بابو عبدالرزاق صاحب
۸۴۱۲ ۔ میاں رحیم بخش صاحب
۸۴۷۰- ۔ ملک کرم الہی صاحب
۸۶۰۲ ۔ عبدالعزیز صاحب
۸۸۷۰- ۔ محمد عبداللہ صاحب
۸۸۸۷ ۔ چوہدری غلام صمد صاحب
۸۹۷۵ انڈیا موٹر سٹور
۹۰۹۲- ایم۔ اے جلیل فیضی
۹۱۰۴- جناب عنایت اللہ صاحب
۹۲۴۳ ۔ حکیم عبدالرحمن صاحب
۹۲۴۰- ۔ سید زمان شاہ صاحب
۹۲۸۶ ۔ سید محمد حسین صاحب
۹۳۰۹ ۔ میاں قمرالدین صاحب
۹۳۸۵ ۔ غلام قادر صاحب
۹۴۳۲ ۔ عبداللہ خان صاحب
۹۴۴۳ ۔ محمد صاحب حکیم
۹۲۵۱/۱۴۳۹ جناب مرزا عبدالحق صاحب
۹۴۵۹ جناب محمد عیسیٰ صاحب
۹۵۵۷ ملک غلام مہدی خان صاحب
۹۶۰۵ مولوی محمد علی صاحب
۹۷۳۵ شیخ فضل حق صاحب
۹۸۴۸- ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۸۷ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۴۱- میاں غلام قادر صاحب
۹۹۸۴- مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۱۲- ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۱۳- جناب مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۷- جناب چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۷ ۔ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۰۹۹- چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۷- سجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۰۸- سلیم احمد صاحب
۱۰۱۲۵- چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۰۱۳۱- محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۱۷۷- امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۷۸- ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۰- میاں منیر احمد صاحب
۱۰۲۵۱- چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۸۱- جناب منور احمد صاحب
۱۰۳۲۵- ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۷۶- ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۶۰- بابو غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۴۶۲- لفٹننٹ محمد اسماعیل صاحب
۱۰۵۱۱- ایم بشیرالدین صاحب
۱۰۵۹۱- ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۶۴۸- جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۶۸۲- صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۸۰۵- سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۷۵- محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۸۷۶- ڈاکٹر شیخ احمد صاحب
۱۰۸۸۸- بابو شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۲۰- پیر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۵۸- جناب عباد اللہ خان صاحب
۱۰۹۸۰- جناب عبدالمجید صاحب
۱۱۱۴۳- ۔ محمد عبدالرحیم صاحب
۱۱۲۰۳- سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۱۲۸۳- جناب محمد صدیق صاحب
۱۱۳۱۶ ۔ منشی برکت علی صاحب
۱۱۳۸۰- ۔ میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۴۲۷- خان بہادر سعد اللہ خان صاحب
۱۱۴۳۴- بابو فتح محمد صاحب
۱۱۵۱۲- سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۶۲۴- جناب عبدالحکیم صاحب
۱۱۶۲۸- ۔ سیدار تقےٰ علی صاحب
۱۱۶۴۱ ۔ دلبر حسین صاحب
۱۱۶۹۸- جناب محمد بخش صاحب امیر
۱۱۷۵۷ چوہدری بدرالدین صاحب
۱۱۷۸۶- مسٹر ایس ایس خانصاحب
۱۱۸۰۸- حکیم محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۲۲- چوہدری محمد الدین صاحب
۱۱۹۲۴- بابو محمد عظیم صاحب
۱۲۰۱۱- چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۱۶- میاں عبداللہ خان صاحب
۱۲۱۳۷- اے آر محمد صاحب
۱۲۲۴۷- مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۹۳- حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۰۵- بابو گلاب خانصاحب
۱۲۳۰۸- چوہدری اللہ دتا خانصاحب
۱۲۳۵۶- جناب عبدالحفیظ صاحب
۱۲۳۶۴- ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۸- ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۶- میاں عبدالعزیز صاحب
۱۲۴۰۲- حوالدار میجر علی محمد صاحب
۱۲۴۸۷- خلیفہ ناصرالدین صاحب
۱۲۵۰۵- جناب غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲۵۱۰- میاں منیر خان صاحب
۱۲۵۵۹- خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۶۱۵- حکیم ملک منیر احمد صاحب
۱۲۶۲۷- استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۲۱- اے۔ الیف صاحب
۱۲۶۸۷- بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۷۲۶- شیخ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۴۴- مولوی محب الرحمن صاحب
۱۲۷۴۵- جناب غلام محمد صاحب ثالث
۱۲۷۵۹- چوہدری عبدالاحد صاحب
۱۲۷۸۱- جناب خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۳- ۔ مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۷۹۰- ۔ مخدوم عزیز احمد صاحب
۱۲۷۹۶- ۔ ملک محمد سعید صاحب
۱۲۷۹۷- ۔ شیخ محمد حسین صاحب
۱۲۸۰۸- ۔ ملک محمد احمد خان صاحب
۱۲۸۱۳ ۔ ڈاکٹر محمد امیر صاحب
۱۲۸۱۸- صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۲۲- حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۲- میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۴۱- سید عبداللطیف صاحب
۱۲۸۴۴- شیخ ظہورالدین صاحب
۱۲۸۵۰- شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۵۲- بابو محمد جمیل صاحب
۱۲۸۹۳- چوہدری رحمت علی صاحب

(باقی)